بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | ہفتہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۱۷ وفا ۱۳۶۱ ہش ۱۷ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کے کارکنوں میں تعلق باللہ کی روح قائم رکھنے والے اقدامات مسلسل جاری رہنے چاہئیں

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اخلاقی معیار کو بلند کریں

بہشتی مقبرہ اور امور عامہ کا تعلق جذباتی معاملات سے ہے اُن کو خصوصیت سے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیئے

عدم تعاون کی سزا لازمی چاہیئے اس کو نظر انداز کرنے سے نظام کی گرفت کمزور پڑتی جائے گی

کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ کی اجتماعی ملاقات بروز ۲۴ جون ۸۲ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی، ربوہ

مورخہ ۲۴ احسان/جون ۱۳۶۱ ہش/۱۹۸۲ء کو صدر انجمن احمدیہ کی حسب ذیل نظارتوں اور شعبہ جات کے کارکنان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات کی۔

۱۔ نظارت علیا و صدر، صدر انجمن احمدیہ۔
۲۔ نظارت خدمت درویشاں
۳۔ نظارت امور عامہ۔
۴۔ نظارت دیوان
۵۔ نظارت ضیافت
۶۔ نظارت تعلیم
۷۔ سیکرٹری حدیقۃ المبشرین
۸۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ
۹۔ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ
۱۰۔ ناظم دار القضاء
۱۱۔ مشیر قانونی
۱۲۔ محاسب و افسر پراویڈنٹ فنڈ
۱۳۔ افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ
۱۴۔ ناظم جائیداد
۱۵۔ افسر جلسہ سالانہ
۱۶۔ فضل عمر ہسپتال
۱۷۔ نظارت زراعت

اس موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ سے دریافت فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کا کل عملہ کتنا ہے اور اسی طرح ذیلی دفاتر کو ملا کر آفیسرز کتنے ہیں۔ جواب میں بتایا گیا کہ صدر انجمن احمدیہ کے عملہ کی کل تعداد چھ سو ہے اور ۳۴ آفیسرز ہیں۔

اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا صدر انجمن احمدیہ (ناظر۔ نائب ناظر اور افسران صیغہ جات) کے جو قواعد ہیں اور اختیارات وغیرہ اور فرائض کے دائرے ہیں وہ سب معین ہیں۔ ان پر کبھی نظر ثانی بھی ہوتی رہتی ہے یا جو AT RANDOM DEVELOP ہو رہے ہیں، آہستہ آہستہ، وقت کے ساتھ، اسی طرح ہی ہو رہا ہے۔ حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا جب ضرورت پڑتی ہے۔ آپ نے فرمایا ضرورت سے کیا مراد ہے؟ جواب سنکر فرمایا وہ تو ایک قاعدہ کی بات ہے۔ مجموعی طور پر سارے سسٹم کے اوپر کوئی PERIODICALLY مثلاً پانچ سال کے بعد کوئی نظر ثانی ہوتی ہے؟ اس مکرم ناظر صاحب دیوان کا جواب سنکر حضور نے فرمایا:

"یوں کریں پھر کہ ابھی اس میٹنگ کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے ممبران وہاں ملاقات والے کمرے میں آجائیں۔ وہاں اس موضوع پر الگ بیٹھ کے مشورہ کر لیتے ہیں۔ ایک دو باتیں میرے ذہن میں ہیں وہ میں آپ کے ساتھ DISUSS کروں گا۔"

کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور حسن اخلاق

پھر فرمایا:۔

ابھی دعا سے پہلے میں چند باتیں آپ سب کے رکھنا چاہتا ہوں۔

صدر انجمن احمدیہ کے جو کارکن ہیں اُن کی حیثیت عام دوسرے دفاتر کے کارکن سے بالکل

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۵ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت قدرے بہتر ہے۔ تاہم ابھی الرجی کی تکلیف باقی ہے اور بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف ہے بلکہ جماعت کی دیگر انجمنوں میں بھی صدر انجمن احمدیہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے لوگ انجمن کے کارکنوں سے نیک اثر بھی لے سکتے ہیں۔ بد اثر بھی لے سکتے ہیں اور یہ اثر اگر اچھا لیا جائیگا تو آپ کے لیے ثواب کا موجب بنے گا۔ اگر بُرا لیا جائے گا تو اسی قدر گناہ کا اور سزا کا موجب بنے گا۔ اس نقطۂ نگاہ سے بہت سی باتوں کی طرف خصوصی توجہ چاہیئے۔

گزشتہ زمانہ میں حضرت مصلح موعود کے زمانہ کی میں بات کر رہا ہوں۔ حضور کے زمانہ کی پرانی فائلیں پڑھنے سے ایک بات مجھ پر بہت گراں گزری کہ حضرت مصلح موعود کو بار بار یہ نصیحت کرنی پڑی ہے، انجمن کو، کہ آپ اپنے اخلاقی معیار کو بلند کریں اور ایک دفعہ نہیں سالہا سال یہ نصیحت جاری رہی ہے اور پھر کچھ وقفہ کے بعد ایسی شکایات آتی رہیں کہ پھر حضور کو اس طرف توجہ دلانی پڑی اور بعض مثالیں دیکر واضح کیا کہ اگر کوئی شخص دفتر میں آتا ہے تو ناظر کا کام بھی یہی ہے کہ وہ کھڑے ہو کر پورے اخلاق کے ساتھ اُس سے ملے، لیکن دیکھا یہ جاتا ہے کہ کلرک بھی میز پر اسی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور آنے والا اپنی جگہ پر کھڑا رہتا ہے اور اس کو پوری طرح توجہ نہیں ملتی۔

اس قسم کی مثالیں کئی مرتبہ میرے سامنے آئیں مجھے حیرت ہوئی کہ کیوں اس کی پابندی نہیں کی جا رہی۔ اپنی مثال دی۔ حضرت صاحب نے کہ سوائے اس کے کہ بیماری کی وجہ سے اشد مجبوری ہو جائے۔ میں چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ اُٹھ کر ملتا ہوں۔ تو تمہارا مقام خلیفۂ وقت سے زیادہ نہیں ہے کہ تم اپنی شان کو غلط رستے پر چلا لو۔ اس قسم کی باتیں بھی حضور کو کہنی پڑیں۔

اس کے سوا ایک بات اور ہے جو مکرم ناظر صاحب دیوان نے چند دن ہوئے مجھ سے کہی کہ حضور کا طریق تھا اور یہی ہدایت تھی کہ یہ جو ملنے کا طریق ہے یہ تمام ملاقاتیوں سے جاری رہے سوائے آفیشل ملاقاتوں کے۔ جو ملاقاتیں سلسلہ کے کارکنوں سے ہوتی ہیں اس میں افسر صیغہ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اُٹھ کے ملے وہ اُٹھ کے نہیں ملے گا اور اسی طرح اپنے اوپر بھی حضور نے یہی پابندی عاید رکھی کہ آفیشل ملاقاتوں یعنی جو دفتری ملاقاتیں ہیں اُن میں اُٹھ کر نہیں ملتے تھے بلکہ وہ کارکن حسب قاعدہ آکے کھڑا ہوتا تھا اجازت ملنے پر بیٹھتا تھا اور اس کے بعد بغیر ذاتی ملاقات کے پھر وہ رخصت لیتا تھا تو یہی طریق جو جاری ہے آئندہ بھی یہی جاری رہنا چاہیئے۔ اس لیے تمام کارکن توجہ سے سن لیں کہ بہت زیادہ اثر پڑتا ہے اعلیٰ اخلاق کا اور اسی طرح بد اخلاق کا بھی۔ اپنے اخلاق کا معیار بلند کریں۔ باہر سے آنے والے بہت اچھی توقعات لے کر آتے ہیں اور جب سلسلہ کے کارکن باہر جاتے ہیں تو ان کے ساتھ بہت حسنِ اخلاق اور تواضع سے پیش آتے ہیں۔ اگر یہاں بد اخلاقی سے پیش آیا جائے تو یہ تضاد اُن کو اور بھی زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ کثرت کے ساتھ سلسلہ کے ایسے خدام موجود ہیں جو مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہیں، مرکز سے آنے والوں کا۔ ہر طرح سے اُن کا خیال رکھتے ہیں۔ اپنی جیب سے خرچ کرتے ہیں۔ یہاں آتے ہیں تو اپنی جیب کے خرچ سے آتے ہیں۔ اور سلسلہ سے کوئی بل پیش کر کے اپنا معاوضہ نہیں لیتے۔ تو ایسے لوگ جب یہاں آکر اُن لوگوں سے ملتے ہیں جن کی وہ خود خاطر مدارات کر چکے ہوتے ہیں تو اُن کا یہ رویہ کہ ان کو بٹھایا بھی نہ جائے اور پانی کا گھونٹ بھی نہ پوچھا جائے یہ بہت ناپسندیدہ ہے۔

دفتر میں چائے نہ پئیں

اس کے ساتھ ہی میرے خیال میں انجمن کی ذمہ داری ہے کہ گرمیوں میں ہر محکمے میں کم از کم ٹھنڈے پانی کا انتظام ضرور ہونا چاہیئے تاکہ پوچھا جا سکے کسی کو۔ جو مہمان نوازی کے بجٹ ہیں وہ بھی اسی غرض سے افسر صیغہ کے تابع ہوتے ہیں کہ جہاں وہ سمجھے کہ کسی کو احمدی ہو یا غیر احمدی اس کی خصوصی مہمان نوازی چاہیئے تو میٹھا پانی یا چائے کی ایک پیالی اُس کو پوچھی جائے، لیکن اس سے زیادہ دفتر میں افسر صیغہ کے اس فیصلہ کے سوا چائے پانی اور یہ شربت اور بوتلیں وغیرہ نہیں چلنی چاہئیں۔ یہ دفتری دستور، دفتری رسوم کے خلاف بات ہے۔ دفتر کا وقار اس سے اُٹھ جاتا ہے اور علاوہ ازیں ایسی حالت میں جب باہر سے کوئی آتا ہے اس کو یہ نہیں پتہ لگتا کہ یہ اپنے خرچ پر کیا جا رہا ہے یا کسی غیر کے خرچ پر کیا جا رہا ہے وہ تو یہی تاثر لے کے جاتا ہے کہ دفتروں میں تو چائیں اُڑ رہی ہیں شربت اُڑائے جا رہے ہیں۔ مہمان آتا ہے اُس کو پوچھتا کوئی نہیں اور غالباً وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ سارا کچھ سلسلے کے خرچ پر دفتری کارکن کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس کا بڑا حصہ بدظنی پر مبنی ہوگا۔ ہو سکتا ہے کوئی ایک آدھ ایسا بھی واقعہ ہوا ہو، لیکن بعض دفعہ کلرک اپنے طور پر تھکے ہوئے محسوس کرتے ہیں اور چائے پی لیتے ہیں۔ ایسے مواقع پر انفرادی طور پر اُن کو اجازت لینی چاہیئے افسر صیغہ سے اور باہر جا کر جتنی اجازت ملے وہاں اپنی ضرورت پوری کریں۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ اُن کو مجبوری ہوتی ہے کچھ کچھ دیر کے بعد انہیں کچھ کھانا پڑتا ہے مگر دفتر میں بیٹھ کے دفتر کے وقار کو ختم نہیں کرنا۔ اس لیے دفاتر میں یہ سلسلے بالکل بند ہونے چاہئیں۔

نظارت بہشتی مقبرہ

وصیت کے نظام میں سب سے زیادہ اخلاق کی ضرورت ہے کیونکہ انتہائی دُکھے ہوئے جذبات کے ساتھ جب کہ لاش پڑی ہوئی ہو۔ لوگ آ رہے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ سلسلے کے بڑے بڑے پُرانے خدام اور سلسلے میں بڑا مقام رکھنے والے بزرگوں کے ساتھ بھی اُس وقت بد اخلاقی کا مظاہرہ ہو جاتا ہے۔ دو مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔

ایک حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ تھا۔ کسی دوسرے آدمی سے شنیدہ رپورٹ نہیں ہے۔ جو سلوک کیا جا رہا تھا مرحوم کے ورثاء سے اور جس طرح اُن کے اُوپر قانون تھوپے جا رہے تھے۔ بجائے سمجھانے کے، دلداری کے اور شفقت کے، میرے دل کو شدید صدمہ پہنچ رہا تھا، لیکن میں بے بس تھا۔ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ تو اگر حضرت شیخ محمد احمد صاحب جن کا اپنا سلسلہ میں، خاندانی لحاظ سے بھی ذاتی لحاظ سے بھی ایک بڑا مقام ہے۔ اُن کی موجودگی میں یہ کچھ ہو سکتا ہے تو جب دوسرے لکھتے ہیں کہ یہ ہوا تو ہمیں ماننے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہیئے۔ لازماً وہ ہوا ہوگا۔ مزید تحقیق کی بھی ضرورت نہیں۔ پس ایسے محکمے جن کا تعلق جذباتی معاملات سے ہے اُن میں خصوصیت کے ساتھ اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔"

نظارتِ امور عامہ

"اس سے اگلا حصہ ہے امور عامہ۔ امور عامہ کا بھی تعلق جذبات سے ہے اور نظارت امور عامہ ایمان کو ٹھوکر بھی لگا سکتی ہے اور ایمان کو تقویت بھی دے سکتی ہے۔ اگر نظارت امور عامہ فیصلوں کی تنفیذ میں مضبوطی سے کام لے اور اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے تو کم از کم ٹھوکر کا امکان ہے۔ پھر جو ٹھوکر کھاتا ہے۔ وہ کوئی بدقسمت انسان ہے۔ اس کا اپنا مقدر خراب ہے۔ نظارت کا قصور نہیں، لیکن اگر تنفیذ میں تحکم زیادہ پایا جائے اور اصولی سختی کم ہو تو اس کے کئی قسم کے نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

پھر تنفیذ میں انصاف کا قیام بڑا ضروری ہے۔ انصاف کے قیام سے جب کہتے ہیں تو پھر دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ ایک احمدی کا یہ حق ہے کہ ناظر اس سے اخلاق سے بات کرے۔ اگر وہ بد اخلاقی بھی کر رہا ہے تو اس کا ریکارڈ نرمی سے تیار ہونا چاہیئے۔ اس کی بد اخلاقی کے جواب میں بد اخلاقی نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ بہت اہم چیز ہے۔ اس کو نظارت امور عامہ بھی خاص طور پر پیش نظر رکھے۔

تنفیذ اور فیصلہ دو الگ الگ چیزیں ہیں

نظارت امور عامہ کے سلسلہ میں ایک اور ضروری امر میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تنفیذ اور فیصلے دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ نظارت امور عامہ فیصلوں کے لئے قائم نہیں ہوئی ہوئی جہاں تک میرا علم ہے اور میرا علم مبنی ہے اس مطالعہ پر جو حضرت مصلح موعود کی سوانح کے سلسلہ میں میں نے کیا تھا اور اُس دوران انجمنوں کے فیصلے اور شوریٰ کے فیصلے اور مختلف مواقع پر حضور کے جو مختلف ارشادات ہیں اُن کا یکجائی طور پر تمام نظارتوں کے سلسلہ میں آج سے چند سال پہلے میں نے مطالعہ کیا ہے تو اس میں بہت واضح ہدایات ہیں جن میں کبھی بھی کوئی ترمیم یا تبدیلی نہیں کی گئی کہ نظارت امور عامہ فیصلوں کے لئے نہیں ہے۔ امور عامہ فیصلوں کی تنفیذ کے لئے ہے۔ امور عامہ فیصلے کروانے میں مدد کے لئے ہے۔ لیکن خود کسی فیصلے میں ملوث نہیں ہوگی۔ مثلاً نظارت امور عامہ اگر ثالثی کے ذریعہ سمجھوتہ کروا سکتی ہے تو یہ بہت اہم بات ہے۔ ثالثی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ لیکن اس کے تمام قانونی پہلو دیکھ کر اور اس کے مالہٗ و ما علیہا دیکھ لئے جائیں تو پھر بہت اچھا طریق ہے۔ اگر نہیں تو تضاد موجود ہے۔ سارا کام قضاء کا قضاء کو کرنا چاہیئے۔ دوسرے دفاتر کو وہ کام نہیں کرنا چاہیئے۔

تنفیذ میں کوئی رحم نہیں

اور قضاء جب فیصلہ کرتی ہے تو اس کی تنفیذ کے معاملہ میں کسی کو رحم کی اجازت نہیں ہے۔ حُسنِ اخلاق اور چیز ہے۔ تنفیذ کے معاملہ میں رحم یعنی اس کو اپنی طرف سے چھوڑ دینا یا نرمی کر دینا یہ بالکل اور چیز ہے۔ اس کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اتنے ہی CASES، پر امور عامہ ہاتھ ڈالے جو آخری شکل میں طے پا چکے ہیں۔ اور جن کا فیصلہ سلسلہ کے قواعد کے مطابق اٹل ہے۔ اپیل کی اب گنجائش نہیں رہی۔ اُن کی تنفیذ لازماً پوری طرح ہونی چاہیئے اور جلد سے جلد ہونی چاہیئے۔ اس میں کسی پر کوئی رحم نہیں کیا جائے گا۔ سلسلہ کے وقار کے قیام کے لئے یہ بات ضروری ہے جو فیصلے ابھی PENDING ہیں۔ مثلاً اپیل ہو رہی ہے۔ یا کسی اور سٹیج پر کسی لحاظ سے اس کے آخری شکل دینے میں مشکلات ہیں تو ایسی صورت میں تنفیذ میں کوئی جلدی نہیں ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض پہلوؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تنفیذ ہونی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً قضاء نے کسی فیصلے کو روک دیا ہے۔ اس کی تنفیذ ہونی چاہیئے اور اگر ان دونوں باتوں سے سلسلہ کا کوئی کارکن یا کوئی احمدی تعاون نہیں کرتا اور امور عامہ اجازت دیتی ہے عدالتوں میں جانے کی تو اُس کی اجازت سے پہلے ایسے عدم تعاون کرنے والے کے متعلق سلسلہ کی طرف سے تعزیری کارروائی ضروری ہے۔ یہ طریق غلط ہے کہ فلاں شخص عدم تعاون کرتا ہے اس لئے اب اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ بے شک دوسرے فریق کو اجازت دی جائے۔ لیکن جس کے متعلق عدم تعاون یقینی ہے اُس کے خلاف اس عدم تعاون کی سزا کی کارروائی لازماً ہونی چاہیئے اور پھر آپ اس فریق کو اجازت دیں جو حق پر ہے کہ وہ بے شک اپنی کارروائی کرے۔ لیکن عدم تعاون کو نظر انداز کر دینا یہ درست نہیں ہے۔ اس سے سلسلہ کے نظام کی گرفت کمزور پڑتی جائے گی۔

یہ صرف دو مثالیں میں نے دی ہیں جو روزمرہ کے طور پر سامنے آتی ہیں جن کا پبلک سے بہت زیادہ واسطہ ہے۔ باقی جو نظارتیں ہیں اُن کے حسب حالات انشاء اللہ جوں جوں معاملات سامنے آئیں گے ہدایات دے دوں گا۔ تاہم میری خواہش یہی ہے کہ ناظر صاحبان اپنے اہم معاملات لے کر ہفتے میں ایک دفعہ یا دو ہفتے میں ایک دفعہ مجھ سے مل لیا کریں اور دفتری کاغذی کارروائی کی بجائے اکثر معاملات وہ خود پیش کر کے وہیں موقع پر فیصلے کروا لیا کریں۔ کیونکہ اس تھوڑے سے عرصہ میں مجھے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ کاغذی کارروائی میں وقت بہت زیادہ ضائع ہو رہا ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

ایک تو پرائیویٹ سیکرٹری کو بھی نوٹ کرنا چاہیئے کہ بغیر ابتدائی ضروری کارروائی مکمل کئے ہوئے بعض کاغذات پیش کر دیتے ہیں اور ہر دفعہ توجہ دلانی پڑتی ہے کہ فلاں کی رپورٹ کے ساتھ پیش ہوں۔ حالانکہ یہ روزمرہ کے عام دستور کی باتیں ہیں۔ کسی محکمے کے خلاف شکایت ہو اور محکمے سے رپورٹ لئے بغیر پیش کر دی جائے، یہ بالکل بے معنی بات ہے۔ تو کیوں آپ اپنا بھی اور میرا بھی وقت ضائع کرتے ہیں۔ ایسی تمام کارروائیاں اُس رپورٹ کے ساتھ آنی چاہئیں اور پھر جو لمبی چوڑی شکایات ہیں اُن کی ساتھ بریفنگ بھی شامل ہونی چاہیئے۔ بغیر بریفنگ کے وہ ساری شکایت پڑھ کر جو بعض دفعہ گندے خط میں لکھی ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ بے وجہ طوالت ہوتی ہے کسی فیصلے پر پہنچنا مشکل ہوتا ہے اس لئے بریفنگ کے بغیر پیش نہیں ہونی چاہئیں اور بریفنگ کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری کا یہ کام ہے کہ بریفنگ میں سلسلہ کے جس جس شعبہ کا ذکر ہے پہلے اس سے رپورٹ طلب کرے۔ اور اُن تمام نکات پر رپورٹ لے کر پھر پیش کرے۔ اس طرح ڈاک پر جو وقت بے وجہ ضائع ہوتا ہے، وہ کم ہو جائے گا۔ بہت سارے امور ہیں جو آہستہ آہستہ انشاء اللہ ہوتے چلے جائیں گے۔

کارکنان سلسلہ اور تعلق باللہ

آخری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سلسلہ کی زندگی کا انحصار، اللہ تعالیٰ سے تعلق پر ہے یعنی یہ خلاصہ ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا۔ اس کا وجود، اس کا مدعا اور اس کے قیام کی اغراض سب کچھ یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ اور ہمارے کارکنان میں یہ روح پیدا کرنے کے لئے، اس کو نشوونما دینے کے لئے، اس کو بڑھانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو جو بھی کارروائیاں کرنی چاہئیں وہ اسے وقتاً فوقتاً کرتے رہنا چاہیئے مثلاً اخلاقی نگرانی ہے۔ روحانی نگرانی ہے۔ پیار اور محبت سے کارکنان کو سمجھانا ہے اور اگر ایک عرصہ تک سمجھانے کے بعد، پوری اخلاقی نرمی کے ساتھ نصیحت کے باوجود کوئی کارکن اس لائق نہیں سمجھا جاتا کہ وہ سلسلہ کی نمائندگی کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اُسے ہٹا دے۔ یہ کوئی سزا نہیں ہے۔ یہ بے اختیاری کی بات ہے۔ اس کو کہنا چاہیئے کہ دنیا میں اور بہت سے ذرائع معاش ہیں۔ اس میں ہم تمہاری جائز مدد کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن تم یہاں موزوں نہیں ہو کیونکہ اس سے حضرت (اقدس ..... ناقل) کے نام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ ہماری مجبوری ہے۔ پس سمجھا بجھا کر اس سے احسان کے ساتھ علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ لیکن اس سے پہلے جو اس کا حق ہے کہ اس پر حجت تمام ہو، اس کو ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ یہ بہرحال اس کا حق ہے جو ادا ہونا چاہیئے۔ اور یہ شروع ہوگا صیغہ کے انچارج سے۔ سب سے پہلے صیغہ کے انچارج کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر وہ اپنی کوششوں کو کافی نہیں سمجھتا تو پھر مدد لے۔ نظارت اصلاح وارشاد سے، دوسرے ذرائع ہیں ان سے مدد لے۔ لیکن اس کے متعلق چھ مہینے یا زیادہ سے زیادہ سال صرف ہونا چاہیئے اور یہ سال ہمارا کوشش کا سال سمجھا جانا چاہیئے۔ اس کے بعد اگر ایسے کارکن رہے جو سلسلہ کے لئے غلط نمونہ پیش کر رہے ہیں تو میرے نزدیک بھی اور یہ کہنے کے بعد مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ افسر صیغہ مجرم ہوگا جو اس کی اطلاع خلیفہ وقت کو نہیں پہنچاتا۔ میں یہ کہنے کے بعد بری الذمہ ہوں۔ اب ذمہ داری آپ کے اوپر ہے۔ اگر آپ مجھے صحیح حالات سے آگاہ نہیں رکھیں گے اور غلط آدمی چلتے رہیں گے تو اس کے جو بھی نقصانات ہیں اُن میں آپ ذمہ دار ہو جائیں گے اور شریک ہو جائیں گے۔

غلط نمونہ پیش کرنیوالے کارکنوں کے نقصانات

یہ نقصانات ایک تو وہ ہیں جو میں نے پہلے بیان کئے تھے یعنی احمدی احباب کی دل شکنی، ٹھوکر، ان کی توقعات کو ٹھیس لگنا وغیرہ۔ ایک نقصان ایسا ہوتا ہے جو فتنوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ آہستہ آہستہ اپنے ایمان میں گرتے چلے جاتے ہیں اور اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جماعت پر جب مشکلات کا وقت آتا ہے، یہ لوگ بے وفائی کرتے ہیں۔ اور اپنے بدرویہ کے نتیجہ میں سلسلہ کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سے نقصانات ہیں جو اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب کمزوری کا وقت آتا ہے۔ جب طاقت کا وقت رہتا ہے جب تمکنت کا وقت رہتا ہے تو یہ فائدے اٹھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمارا دوہرا نقصان ہے۔ جماعت کے ایمانوں کا نقصان اور سلسلہ کے اپنے مفادات کا نقصان مالی لحاظ سے بھی اور انتظامی لحاظ سے بھی۔ ان لوگوں کے ذریعہ دشمن کو دخل دینے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس لئے میں اُمید رکھتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ ان سارے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان امور کی نگرانی کریگی۔

شعبہ وار تاریخ کی تدوین

اور اپنے اپنے شعبہ سے متعلق ایک دفعہ پھر سارا مطالعہ کریں گے۔ ابھی قواعد کی بات ہوئی تھی۔ میرا یہ تاثر ہے کہ ہر شعبہ کی جو تاریخ تیار ہو رہی ہے اس سے واقفیت کم ہے۔ ہماری تاریخ حضرت اقدس..... سے لے کر آج تک ایک ارتقائی تاریخ ہے۔ اور ہر شعبہ کی روایات، اس کے حقوق اور اس کے فرائض ہیں۔ (اس مرحلے پر بعض بزرگ ناظر صاحبان جن کو گھٹنے کی تکلیف تھی ان کو حضور نے کرسیوں پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا نیز فرمایا اور کوئی دوست جن کو گھٹنے کی تکلیف ہو اور نیچے بیٹھنا مشکل ہو، وہ کرسیوں پر تشریف رکھیں۔ یہ کرسیاں حضور کے ارشاد پر منگوائی گئی تھیں) صدر انجمن احمدیہ کی تو حضرت اقدس..... کے وقت سے ایک ارتقائی تاریخ چلی آرہی ہے۔ سلسلہ کے دوسرے شعبے وقتاً فوقتاً بیچ میں آکر ملتے رہے اور اُن کی بھی تاریخ اُس وقت سے شروع ہو گئی۔ اپنی تاریخ کے مطالعہ کے بغیر نہ حال روشن ہو سکتا ہے نہ مستقبل واضح ہوتا ہے۔ رُخ ہی معین نہیں ہوتا۔

پس یہ ضروری ہے کہ ہر شعبہ کے متعلق جو بھی سلسلہ کی روایات چلی آرہی ہیں یا گزشتہ خلفاء کے ارشادات ہیں بشمولیت ثالثہ اُن کو یکجائی صورت میں شعبہ وار اکٹھا کیا جائے۔ اور کارکنان کو ان کا مطالبہ کروایا جائے۔ اور اگر صدر انجمن احمدیہ یہ سمجھے کہ بعض جگہ وقتی تقاضوں کے پیش نظر ایک خلیفہ کا حکم اور ہے اور دوسرے خلیفہ کا حکم اور ہے تو ایسے تمام معاملات اس وضاحت کے ساتھ کہ اگر کوئی امکانی تضاد ہے، خلیفہ وقت کے سامنے پیش ہونے چاہئیں تاکہ وہ فیصلہ کرے کہ موجودہ حالات میں کونسی بات جاری رہے گی اور کون سی نہیں رہے گی۔ اس پر کافی کام کی ضرورت ہے۔ آپ کو اخراجات کی تو کوئی پرابلم نہیں ہے۔ آدمیوں کی پرابلم شاید پڑ جائے۔ اگر اچھے آدمی مہیا کر سکیں تو بہتر ہے ورنہ پھر شعبہ تاریخ نویسی سے کہا جائے۔ ہمارے دفتر وقف جدید میں جو سوانح فضل عمر کا مواد ہے وہ بھی آپ لے لیں اس مضمون سے متعلق اور کچھ لوگ بٹھائیں وہ اس کی چھان بین کریں اور الگ الگ کر کے ایک معقول عرصہ کے اندر اندر اس کو تیار کر لیں۔ میرے خیال میں تین مہینے کافی ہونے چاہئیں (اس موقع پر حضور نے صدر محترم، صدر انجمن احمدیہ سے دریافت فرمایا آپ کا کیا خیال ہے۔ انہوں نے بھی اس کی تائید کی تو اس پر حضور نے فرمایا) تین مہینے میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام مکمل ہو جائے۔ اور پھر شعبہ وار جو چیزیں ہیں اُن کے متعلقہ حصے الگ الگ شعبہ وار تقسیم ہو جائیں اور بعد میں اس کو (نظر ثانی) REVISE کرنے کے بعد اکٹھا (COMPILE) بھی کر لیا جائے۔

باقی اب ہم دُعا کر لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (نور اللہ مرقدہٗ) کی درجات کی بلندی کے لئے خاص طور پر دُعا کی جائے۔ یہ سارا جو انتظامی کام ہے جس میں تعمیرات اور سلسلہ کی ساری تعمیراتی ضروریات شامل ہیں یہ سارے کا سارا حضور خود کر گئے ہیں اور اس سلسلہ میں میرے لئے تو انگلی ہلانے کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد تک کی بھی ہدایات دے گئے ہیں۔ جو تعمیرات ابھی جاری ہیں اُن کے متعلق شاذ و نادر کے طور پر کوئی بات منتظمین کو مجھ سے پوچھنی پڑتی ہے ورنہ ساری ہدایات مکمل ہیں اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر میں امید کرتا ہوں کہ یہ نظام انشاء اللہ بہت ہی زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ لیکن ایک دُعا کے ساتھ کہ خدا کرے ہماری توقعات تھوڑی رہ جائیں اور سلسلہ کی ضروریات زیادہ تیزی سے پھیل جائیں اور یہ کافی نہ رہے کیونکہ وسّع مکانک میں اللہ تعالیٰ کا جو جاری و ساری وعدہ ہے وہ یہی ہے کہ تم مکانات وسیع کرتے چلے جاؤ مگر میں ضروریات وسیع کرتا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ ہر مکان جب تم وسیع کرو گے چھوٹا ہو جائیگا۔

پس اس دُعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری رکھے اور کبھی بھی ہمارا بدن ایسے مقام پر نہ کھڑا ہو کہ جہاں کپڑے چھوٹے نہیں ہوا کرتے۔ بڑھنے والے بچوں کے جب کپڑے چھوٹے ہونے

بند ہو جائیں تو مائیں خوش نہیں ہوا کرتیں کہ خرچ بچ گیا ہے۔ مائیں رویا کرتی ہیں۔ حکیموں کے پاس جاتی ہیں۔ اطبار کے پاس جاتی ہیں۔ ٹونکے ٹوٹکے کرنے والوں کے پاس جاتی ہیں کہ اس بچے کے کپڑے اب چھوٹے نہیں ہو رہے۔ کسی طرح اس کا بدن بڑھاؤ تاکہ میں بھی نئے نئے کپڑے بنا کر اپنی امنگیں پوری کروں۔ تو یہی حال سلسلہ کے ساتھ ہے۔ اگر کسی وقت کسی جگہ سلسلے کی عمارات ایک مقام پر لئے کھڑی ہو جائیں کہ مدت سے ضرورت پوری ہوتی چلی جا رہی ہے تو یہ فکر کا مقام ہے۔ وہ خرچ فکر کا مقام نہیں ہے جو بڑھتی ہوئی ضروریات کے نتیجہ میں سلسلے کو کرنا پڑے گا۔

پس دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ جاری رکھے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی برکتوں کے ہمیشہ اس طرح وارث ہوتے چلے جائیں کہ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہمارے آگے آگے بھاگیں۔ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ (الحدید آیت ۱۳) کا منظر ہو اور ہمارا نور اور خدا کی رحمتیں ہم سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ آؤ اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔"

اجتماعی دعا پر کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی یہ اجتماعی ملاقات اختتام پذیر ہوئی۔

عید کارڈ بھیجنا بدعت اور اسراف ہے

(مکرم نثار احمد صاحب مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

آجکل عام طور پر عیدین کے موقعہ پر لوگ ایکدوسرے کو دیدہ زیب کارڈ بھیجتے ہیں۔ جو بدعت اور اسراف میں داخل ہے اور اسلام اور احمدیت اسے اچھا نہیں سمجھتی۔ مثلاً قرآن مجید میں آیا ہے۔

ولا تبذر تبذيراً ان المبذرين كانوا من اخوان الشيٰطين وكان الشيٰطين لربه كفوراً ط (بنی اسرائیل ۲۷-۲۸)

فضول خرچی اور اسراف کسی رنگ میں بھی نہ کرو۔ ایسا کرنے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا بہت ہی ناشکرا تھا۔

عید کارڈوں پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے وقتی خوشی شاید ہوتی ہو۔ عملاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا یہی روپیہ اگر اسلام کی ترقی اور غلبہ کی سکیموں پر خرچ کیا جائے تو اس دنیا میں بھی نیکی اور آخرت میں بھی فائدہ ہوگا۔

حضرت مصلح موعود نے جماعت کو اس سے بچنے کی خصوصی تلقین فرمائی۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد عید کارڈوں کے بارہ میں

فرمایا " یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ بچے بلکہ ادھیڑ حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت برا دستور ہے احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں ..... کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے" (الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

اب حضور کی ہدایت پر عمل کرنے میں نیکی اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ آپ کے حکم کی خلاف ورزی سے مال کا بھی نقصان ہوگا اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بھی مجرم اور گنہگار ٹھہریں گے۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس فضول خرچی کی بجائے اسلام کی ترقی کے لئے مال خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت اقدس ..... سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ معتکف اپنے کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا:۔

" سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے" (بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

نیز فرمایا:۔

" اعتکاف میں یہ ضروری نہیں کہ انسان اندر ہی بیٹھا رہے اور بالکل کہیں آئے جائے ہی نہ۔ مسجد کی چھت پر دھوپ ہوتی ہے وہاں جا کر آپ بیٹھ سکتے ہیں۔ ضروری امور کا خیال رکھنا چاہیئے اور یوں تو ہر ایک کام عبادت ہی ہوتی ہے۔"

(بدر ۲ جنوری ۱۹۰۳ء)

جن خوش قسمت احباب کو اعتکاف کا موقع ملے اُن کو چاہیئے کہ وہ اعتکاف کی شرائط کو مدنظر رکھیں اور اپنے اوقات نوافل۔ ذکر الٰہی، تلاوت قرآن پاک اور دعاؤں میں مصروف رہ کر گذاریں تاکہ ان کی یہ عبادت اللہ کے حضور مقبول قرار پائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتکاف کی عبادت

مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ

اعتکاف ایک اہم اور بہت ہی بابرکت عبادت ہے۔ جس میں انسان دنیوی کاموں سے الگ ہو کر پوری دلجمعی سے چند روز اپنے رب کی عبادت بجا لاتا ہے۔ پرانے وقتوں میں بھی لوگ اپنے اپنے طریق اور رنگ کے مطابق اسے بجا لاتے رہے ہیں تاکہ انہیں دنیوی اشغال اور علائق سے الگ ہو کر یکسوئی کے ساتھ اپنے خالق اور مالک خدا کی یاد اور عبادت کا موقع میسر آ سکے۔

اسلام میں اعتکاف ایک سنت عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں احکام دیئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسے سنت قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:۔

كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ (بخاری)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بجا لاتے تھے۔ حضور کا یہ فعل عمر بھر جاری رہا۔ پھر آپ کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف بیٹھتی تھیں۔ پس اعتکاف ایک ایسی سنت ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت اختیار فرمائی اور حضورؐ کے بعد بھی یہ سنت جاری رہی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پورے دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے (بخاری) اور دس دن تب ہی پورے ہوتے ہیں کہ بیس رمضان کو اعتکاف شروع کیا جائے اگر اکیس کو بیٹھیں جیسا کہ بعض فقہاء کا مسلک ہے تو جس سال رمضان انتیس دن کا ہوگا اس سال اعتکاف صرف ۹ دن کا ہو سکے گا اور عشرہ کی تکمیل ناممکن ہوگی۔ پس بہتر اور افضل مسلک یہی ہے کہ اعتکاف کی ابتداء بیس رمضان کو نماز فجر کے بعد کی جائے۔ حضرت مصلح موعود (خدا آپ سے راضی ہو) کا ارشاد ہے:۔

" اعتکاف کے لئے بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ"

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء)

اعتکاف کے لئے مناسب جگہ مساجد ہی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مساجد میں ہی اعتکاف بیٹھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ ہر ایسی مسجد جس میں اذان اور جماعت ہوتی ہے اعتکاف کیلئے مناسب ہے۔ تاہم عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ گھر میں ہی کسی علیحدہ جگہ میں اعتکاف بجا لائے۔

مجبوری کے حالات میں جبکہ مسجد میسر نہ ہو تو مرد بھی گھر میں اعتکاف کر سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود (خدا آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں:۔

" مسجد کے باہر اعتکاف ہو سکتا ہے مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا"

(الفضل ۴ مارچ ۱۹۶۲ء)

معتکف کو مسجد کے احترام اور صفائی کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر جماعت وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو مسجد میں یہ کام نہیں ہونا چاہیئے۔ اعتکاف کے لحاظ سے بال کٹوانا منع نہیں لیکن یہ بات آداب مسجد کے خلاف ہے۔ روزہ اعتکاف کے لئے ایک ضروری شرط ہے۔ حضرت عائشہؓ سے حدیث مروی ہے:۔

لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ (ابوداؤد) کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہو سکتا

معتکف کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ وہ سارا وقت مسجد میں گذارے۔ نوافل، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہے۔ کیونکہ اعتکاف نام ہی اس بات کا ہے کہ انسان دنیوی کاموں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مسجد میں بیٹھ جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ روایت ہے:۔

كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ (بخاری)

کہ اعتکاف کی حالت میں حضور سوائے انسانی ضرورت (قضائے حاجت وغیرہ) کے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

اس سے ظاہر ہے کہ سوائے اشد مجبوری کے معتکف کو مسجد سے باہر نہیں جانا چاہیئے ایسی ہی احادیث رسولؐ کی بناء پر فقہاء نے کہا ہے کہ قضائے حاجت، غسل، وضو، نماز جمعہ (اگر اس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو) کیلئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور کام کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اُسے اجازت نہیں۔

۱۲

اعتکاف

مکرم نصیر الدین صاحب بھٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ

اسلامی سال کا سب سے بابرکت مہینہ رمضان کا مہینہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذا کان اوّل لیلۃٍ من شھرِ رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا بابٌ وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا بابٌ۔

یعنی رمضان کی پہلی رات ہی سے تمام شیطانوں اور جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کا ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں رہتا

اس مبارک ماہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو خوب سنتا ہے اور اُن کو قبول کرتا ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے سب سے زیادہ موزوں مہینہ یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

لیلۃ القدر خیرٌ من الف شھر تنزّل الملائکۃ والرّوح فیھا باذن ربّھم من کلّ امرٍ سلٰمٌ ھِیَ حتّٰی مطلع الفجر۔

ترجمہ:۔ یہ عظیم تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اس رات میں اپنے ربّ کے حکم سے تمام دینی اور دنیوی امور لے کر اترتے ہیں پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد تو سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے۔ اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

لیلۃ القدر بھی اللہ تعالیٰ کی نعماء میں سے ایک نعمت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کو اپنے کلام ورضا اور روحانی مدارج سے نوازنے کے لیے عطا کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من قام لیلۃ القدر ایماناً و احتساباً غفر لہٗ ما تقدّم من ذنبہٖ وما تأخّر۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۲۱)

ترجمہ:۔ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی خاطر عبادت کرتا ہے اُس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی رات کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

انّ الملائکۃ تلک اللیلۃ فی الارض اکثر من عدد الحصٰی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

اس رات فرشتوں کی تعداد کنکروں اور سنگریزوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ مبارک کے متعلق اس قدر تاکید فرمائی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ نہیں پسند کرتے تھے۔ میری امت کا کوئی فرد اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو شدّ مئزرہٗ واحیا لیلہٗ و ایقظ اھلہ ۔ (بخاری)

ترجمہ۔ تو آپ کمر ہمت باندھ لیتے خود بھی رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

ان ایام سے پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے اسلام نے اعتکاف کی عبادت رکھی ہے۔

اعتکاف کا لفظ عکف سے مشتق ہے۔ اعتکاف کا معنیٰ ہے قام فی المسجد یعنی عبادت کی غرض سے مسجد میں قیام کرنا۔ اور قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انتم عاکفون فی المساجد۔

علماء نے اس کے یہ معنیٰ کیے ہیں۔ عبادت کی غرض سے مسجد میں رہنا اور اشد مجبوری کی بنا پر اس سے باہر آنا۔ شرعی اصطلاح میں اس کے معنیٰ یہ ہوں گے۔ کہ ہر قسم کے دنیاوی کاروبار چھوڑ کر عبادت کی نیت سے اور رضائے ربانی کو مدّنظر رکھ کر مسجد میں رات دن قیام کرنا۔ اور سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جانا اعتکاف کہلاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انّ صلاتی ونسکی ومحیای و مماتی للّٰہ رب العالمین۔

اعتکاف میں تلاوت قرآن پاک، ذکر الٰہی تسبیح وتحمید۔ درود شریف پڑھے اور دوسری مسنون دعائیں پڑھنے میں اپنا وقت گزارے اس لیے اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ مقرر فرمایا ہے۔ جو کہ بطور ریفریشر کورس کے ہے اور اس پورے مہینہ میں آخری عشرہ اعتکاف کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ اصل میں یہ عشرہ تزکیۂ نفس کے لیے اور روحانی تربیت کے لیے شارٹ کورس کے مترادف ہے۔

اعتکاف نام ہے اُس عبادت کا جو ایک روزہ دار روزہ کی حالت میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہ کر کرتا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اعتکاف کی عبادت بغیر روزہ کے بھی بجا لائی جا سکتی ہے۔ مگر یہ قول زیادہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھنّ وانتم عاکفون فی المساجد۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ منتکف روزہ کی حالت میں رہے،

بعض علماء نے اعتکاف کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔ ۱۔ اعتکاف واجب یہ کہ کوئی شخص اپنے آپ پر اعتکاف واجب کر لیتا ہے اور منت کو پورا کرنا ضروری ہے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے منت کو پورا نہ کر سکے۔ تو اگلے سال اُس منت کو پورا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رمضان کے مہینہ میں سفر کی حالت میں ہونے کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے تو آپ نے اگلے سال ۲۰ دن اعتکاف کیا۔

۲۔ دوسری قسم اعتکاف کفایہ ہے کہ اگر بعض لوگ اعتکاف کریں تو سارے لوگوں کی طرف سے اعتکاف ہو جائے گا

۳۔ تیسری قسم یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں کے علاوہ جو اعتکاف ہے وہ مستحب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار شوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا۔ غرض یہ عبادت سال کے کسی دن میں بجا لائی جا سکتی ہے۔ لیکن رمضان کے مہینہ میں یہ عبادت کرنا دوسرے مہینوں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد امہات المومنین اور دوسرے صحابہ نے اس عبادت میں اس قدر دوام اختیار کیا کہ یہ عبادت صرف رمضان سے ہی وابستہ ہو کر رہ گئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اعتکاف مسجد کے بغیر جائز نہیں۔ امام بیہقی کہتے ہیں کہ گھر میں اعتکاف کرنا بدعت ہے۔ امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اعتکاف اس مسجد میں ہو جہاں پانچوں نمازیں باجماعت ہوتی ہوں۔ حضرت حذیفہ کی ایک روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کلّ مسجدٍ لہ موذّنٌ وامامٌ فالاعتکاف فیہ یصلح۔

(در منثور)

بعض علماء نے عورت کو اس پابندی سے بری قرار دیا ہے اور اس کو گھر میں اعتکاف بیٹھنا جائز قرار دیا ہے۔ اور اشد ضرورت کے وقت گھر کے دوسرے حصہ میں جا سکتی ہے۔

مسجد میں چونکہ نمازی آتے رہتے ہیں اور بعض اوقات اعتکاف بیٹھنے والوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لیے نماز میں توجہ قائم رکھنے کے لیے اس کے ایک حصہ میں پردہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر فی رمضان فکنت اضرب لہ خباء یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور میں ان کے لیے مسجد میں ایک پردہ لگا دیا کرتی تھی۔

اعتکاف کے لیے کوئی مدّت مقرر نہیں۔ یہ دس دن سے کم اور زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ فقہاء نے اس کی مدّت کم سے کم روزہ کی نسبت سے ایک دن قرار دی ہے۔ یہ ایک نفلی عبادت ہے اور جہاں اس کے لیے جگہ اور وقت مقرر نہیں اسی طرح اس کے لیے مقدار مدّت بھی مقرر نہیں ہے۔ جتنا وقت کسی کو ملے۔ اعتکاف کر سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اعتکاف روزہ کے بغیر جائز نہیں اور احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہتے ہیں الاعتکاف ھو اللبث فی المسجد مع الصوم فیتہٗ الاعتکاف۔ لیکن بعض علماء اور امام شافعیؒ اعتکاف کی حالت میں روزہ کو لازم نہیں سمجھتے۔ عورتیں بھی مساجد میں اگر اعتکاف کر سکتی ہیں مگر ان کو خاوند سے اجازت لینا ہو گی مطلقہ اور بیوہ عدّت کے ایام میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی۔ عدّت کے بعد وہ اس عبادت کو بجا لا سکتی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

کان لا یدخل البیت الّا لحاجۃ اذا کان معتکفاً۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشد مجبوری کی حالت میں یعنی قضائے حاجت کے لیے گھر تشریف لے آیا کرتے تھے۔ ایک اور حدیث میں لکھا ہے کہ آپ وضو کے لیے بھی گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اگر ایک معتکف ایک ایسی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے جہاں پانی کا انتظام نہیں ہے۔ تو وہ وضو کے لیے گھر آ سکتا ہے۔ اور اگر ایک معتکف بیٹھا ہو تو جمعہ کے لیے جامع مسجد میں جا سکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ وہ اس مسجد میں اعتکاف بیٹھے جہاں جمعہ ہوتا ہو۔ اگر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کو کھانا لا کر دینے والا کوئی نہیں۔ تو وہ کھانا کھانے کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے اگر اُسے بیوی ملنے کے لیے آ جائے اور اندھیرا زیادہ ہو جائے تو اُسے چھوڑنے کے لیے جا سکتا ہے ایک دفعہ حضرت صفیہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے معتکف میں آئیں۔ کچھ دیر کے بعد واپس جانے لگیں تو اندھیرا زیادہ ہو گیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہؓ کو گھر پہنچانے کے لیے تشریف لے گئے۔

ایک معتکف بیمار کی عیادت اور جنازے میں شامل ہو سکتا ہے۔ کان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم یعود المریض وھو: معتکف
(ابو داؤد)

ابن ماجہ کی ایک حدیث ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتکف یتبع الجنازہ و یعود المریض۔

معتکف جہاں سارا وقت عبادت الٰہی میں گزارتا ہے وہاں پرائیوٹ امور بھی سرانجام دے سکتا ہے بشرطیکہ اُسے مسجد سے باہر نہ جانا پڑے اُس کے رشتہ دار مسجد میں آسکتے ہیں اور وہ اُن سے نجی امور میں اُن سے گفتگو کر سکتا ہے۔ اگر اس کی بیوی حائضہ ہے تو وہ مسجد کے باہر کھڑی ہو کر اس کی خدمت کر سکتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدنی راسہ وھو مجاور فی المسجد فارجلہ وانا حائض

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے ہیں جب آپ سے ملنے جاتی تو آپ اپنا سر میرے آگے کر دیتے اور میں کنگھی پھیر دیتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اعتکف یوماً ابتغاء وجہ اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندق ابعد مما بین الخافقین
(در منثور)

جو شخص ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے۔ جو مشرق اور مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ وسیع ہیں

فرمایا من اعتکف عشراً فی رمضان کان کحجتین وعمرتین (در منثور)

جو شخص دس دن رمضان میں اعتکاف کرتا ہے اُسے دو حجوں اور دو عمروں کا ثواب ملتا ہے۔

معتکف کو اپنا وقت۔ ذکر الٰہی۔ عبادت تلاوت میں صرف کرنا چاہیے، علوم دینیہ پڑھنے اور پڑھانے اور وعظ و نصیحت میں گزارنا چاہیئے۔ شب بیدار رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر کر اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور لیلۃ القدر کو پانے کی کوشش کرتا رہے باتیں زیادہ کرنا۔ بیکار بیٹھے رہنا، سوئے رہنا دنیا کے دھندوں سے منقطع ہونے کے باوجود دنیا کے امور میں مگن رہنا معتکف کے لیے جائز نہیں۔

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۸۲ء) کے موقعہ پر مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

- مجلس شوریٰ کے لیے تجاویز مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۸۲ء ہے۔
- شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب شدہ اسماء منظوری کے لیے مرکز میں بھجوائے جائیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا جو مجلس کے لیے نمائندگان کی مقررہ تعداد میں شامل ہوگا۔
- نمائندگان کے اسماء مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

صنعتی نمائش

برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء) کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔

- مجالس اس نمائش کے لیے خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء مرکز میں بھجوائیں۔
- اس سلسلہ میں خصوصی دلچسپی رکھنے والے خدام کے اسماء سے فوری طور پر مرکز کو مطلع کیا جائے۔
- پہلی تین پوزیشنوں پر انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(منتظم صنعتی نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام بھائیوں سے ضروری التماس

خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اسکی برکات سے حصہ پائیں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ مکان ۵۴/۳۴ محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم عبدالغنی صاحب وفات پاگئے ہیں، مرحوم کی ذاتی امانت ۲۸۰ - ۱۰۱/۵۱۱۲ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۶۰۰۰/- روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے استدعا ہے کہ رقم مذکور مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک دفتر دارالقضاء کو اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلانِ نکاح

یکم جولائی ۱۹۸۲ء کو بوقت دس بجے صبح خاکسار نے عزیز چوہدری خلیل احمد ولد مکرم چوہدری عنایت علی صاحب سکنہ چک نمبر ۱۴۱ مراد ضلع بہاولنگر کے نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المتین بنت مکرم چوہدری سید احمد صاحب چک نمبر ۱۴۱ مراد کا اعلان مسجد احمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک فرمائے اور مثمر ثمرات بنائے۔ آمین۔ (غلام محمد حق معلم وقف جدید چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

میرے منجھلے بیٹے عزیزم عبدالرفیق سمیع نے امسال علامہ اقبال میڈیکل کالج سے پنجاب یونیورسٹی کا ایم بی بی ایس کے فائنل ایر کا امتحان محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی یہ کامیابی اس کے لیے آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور اسے دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

عزیز عبدالرفیق سمیع مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کا نواسہ اور بابو عبدالغنی صاحب انبالوی کا پوتا ہے۔ (امۃ الرحمٰن اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب غنی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نمبر ۱۸)

نمایاں کامیابی

الحمدللہ ہماری جماعت کے ایک عزیز رضوان وحید ابن عبدالوحید صاحب نے میٹرک کے امتحان ملتان بورڈ میں ۶۸۷/۸۵۰ نمبر حاصل کیئے۔ اور اپنے سکول میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور وظیفے کا حقدار قرار دیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی اسے اور اس کے والدین کو مبارک فرمائے اور آئندہ اعلیٰ ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (نثار احمد خان مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

عزیزم سید عمران مدثر نے امسال لاہور بورڈ سے میٹرک کا امتحان سائنس کے مضامین کے ساتھ دیا تھا اور اس نے ۷۰۲/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ ہائی سکول واربرٹن میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے مزید نمایاں کامیابیوں کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(سید سعید احمد واربرٹن ضلع شیخوپورہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری ہمشیرہ عاصمہ اکرام کو اپنے فضل و کرم سے ۹ جولائی ۱۹۸۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے الحمدللہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک بنائے صحت اور تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ملک راشد محمود مغلپورہ لاہور)

رمضان المبارک کی برکات حاصل کرنیکا ذریعہ

۲۲ جولائی ۸۲ء کو انشاء اللہ دعائیہ فہرست حضور انور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ صدقہ و خیرات اور ماہ رمضان کا گہرا تعلق ہے آپ بھی تحریک جدید کا چندہ اس مبارک مہینہ میں یعنی ۲۲ جولائی سے پہلے ادا فرما کر ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظمینِ اضلاع مجلس انصاراللہ اپنے ضلع کی زیادہ سے زیادہ مجالس زیادہ سے زیادہ انصار کو سہ ماہی دوم کے امتحان میں شریک کریں

قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

• مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر اصلاح وارشاد کی شادی کو ۲۲ سال گذر رہے ہیں مگر ابھی تک وہ اولاد سے محروم ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اپنے بھائی کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صاحب اولاد بنائے اور ایسی اولاد عطا کرے جو ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین۔ (منیجر الفضل)

• مکرم محمد وارث خان صاحب ایک مخلص احمدی آجکل فوجداری مقدمہ کی وجہ سے کافی حد تک پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے باعزت بری فرمائے۔

(نیاز قطب احمد بٹ۔ بٹ الیکٹرک اینڈ جنرل سٹور پشاور شہر)

• خاکسار تین سال سے ایک حادثہ کا شکار ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے اس طویل معذوری کی وجہ سے شدید جسمانی کمزوری اور بعض دیگر امراض میں مبتلا ہوں جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور میری جملہ دینی اور دنیوی کمزوریوں کو دور فرمائے اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی مریدکے)

• میرے والد محترم آجکل شدید دردِ گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشارت اللہ انور چیچہ دارالبرکات ربوہ)

• میرے نانا جان محترم میاں محمد اسحٰق صاحب آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں معمولی کام کرنے اور تھوڑا سا چلنے پھرنے سے تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(مظفر احمد خاں درانی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

میرے ایک مقدمہ کی اپیل ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں زیر سماعت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باعزت طور پر اس پریشانی سے نجات دے۔ آمین

(محمد رشید نارووال ضلع سیالکوٹ)

مکرم سیٹھ صادق احمد صاحب کے دو بیٹوں عزیزان ساجد احمد اور راشد احمد کے علی الترتیب ایم بی بی ایس کے فورتھ ایر اور فائنل ایر کے امتحانات یکم اگست ۱۹۸۲ء سے شروع ہو رہے ہیں احباب سے ان کی نمایاں اور اعلیٰ کامیابی کے لیے درخواست ہے۔

نذر محمد خاں نواب شاہ (سندھ)

• احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک اور صالح نرینہ اولاد کی نعمت سے نوازے۔

(بشارت احمد بھٹی ولد محمد عبداللہ (مرحوم) کراچی)

امراء کرام / صدر صاحبان

جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

موصیان کرام کی جائیداد کی تشخیص ابتداءً جماعتوں کی مجلس عاملہ سے کرائی جاتی ہے۔ بعض جماعتیں اس میں بہت تاخیر کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے بعض قباحتیں اور الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اس کام میں حتی الامکان عجلت سے کام لیا کریں۔

ایسے وفات یافتہ موصیوں (جو اماناً مقبرہ بہشتی کے علاوہ کسی اور جگہ مدفون ہوں) کے ورثاء کا فرض ہے کہ وہ موصی کی وفات کے ایک سال کے اندر اندر کم از کم اپنے اندازہ کے مطابق حصہ جائیداد۔ ادا کر دیں کیونکہ جماعتوں کی عاملہ سے تشخیص مکمل کروانے میں بعض اوقات سال سے زائد عرصہ لگ جاتا ہے۔ بصورت دیگر حسب قواعد ایسے وفات یافتہ موصیوں کی وصایا قابل منسوخی ہوں گی۔

(صدر مجلس کارپرداز)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر

اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اڑتیسواں سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ خلافت رابعہ کے بابرکت دور کا یہ پہلا اجتماع ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شامل ہو کر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات سے مستفیض ہونا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:۔

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

قائدین علاقہ، قائدین اضلاع اور قائدین مقامی سالانہ اجتماع کے بارے میں پوری ہمت سے تیاری شروع کر دیں اور دعا بھی کرتے رہیں اپنی مساعی سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۳۰ اگست کو ہوگا

• جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدواران واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء بروز سوموار ۸ بجے صبح دفتر تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰ جولائی تک دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لئے امیدواران کو چاہیئے کہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ درخواستیں فوری طور پر مقامی جماعت کے صدر صاحب کی معرفت دفتر وکالت دیوان کو بھجوا دیں تا انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

• اس سے قبل داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی مقرر کی گئی تھی۔ امیدواران کی سہولت کے لئے اب اس میں ۲۰ جولائی تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

• انٹرویو کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف انہی کو بلایا جائے گا جنکی میٹرک میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوگی اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ناظم صاحب اطفال

اپنا جائزہ لیں!

• کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے خط لکھتے رہتے ہیں؟
• کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کماحقہ عمل کیا ہے؟
• کیا آپ مرکز سے باقاعدہ رابطہ رکھتے ہیں؟
• کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے؟
• کیا اس ماہ میں آپ نے اطفال کے دو اجلاس عام منعقد کروائے ہیں؟
• کیا آپ اطفال اور ان کے والدین سے براہ راست رابطہ قائم رکھتے ہیں؟

اگر ان کا جواب اثبات میں ہے تو بلاشبہ آپ بہترین ناظم اطفال ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سترھویں فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۸۲ء

ضروری تفصیلات

انعقاد:

سترھویں فضل عمر درس القرآن کلاس ۲۷ جولائی تا ۱۰ اگست ۱۹۸۲ ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ ۲۷ جولائی کو حضور پُرنور بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز!

معیار:

فضل عمر درس القرآن کلاس میں شمولیت کے لئے کم از کم معیار مڈل پاس ہے (عمر کی کوئی پابندی نہیں) کلاس کے تین معیار ہیں:-

- معیار اوّل: جو بی اے یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے۔
- معیار دوم: جو میٹرک یا اس سے اوپر مگر بی اے سے کم تعلیم رکھنے والوں کیلئے ہے
- معیار سوم: جو میٹرک سے کم مگر مڈل سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے

ہر معیار کے لئے الگ الگ نصاب مقرر ہے جس کی تدریس کے لئے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ کلاس کے اختتام پر ہر معیار کا الگ الگ امتحان ہوتا ہے اور اوّل۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

نصاب:

- قرآن کریم (برائے معیار اول و دوم) — سورۃ النحل (پہلے ۱۲ رکوع)
  (" " سوم) — " البقرۃ (رکوع ۱۳ تا ۱۸)
- حدیث: کتاب "اسلامی اخلاق"
  (برائے معیار اول و دوم) — ۶۰ منتخب احادیث
  (" " سوم) — ۴۰ " "
- کلام: (برائے تدریس)
  (برائے معیار اول و دوم) — (۱) لیکچر لدھیانہ (۲) القاخ قدسیہ
  (" " سوم) — (۱) احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے (۲) الوصیت
  (برائے مطالعہ)
  (معیار اوّل) — (۱) تاریخی انتباہ (۲) قرآنی انوار
  (" دوم) — (۱) آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک (۲) اسلام مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے۔
  (" سوم) — (۱) وصال ابن مریمؑ
- تاریخ احمدیت: (ہر سہ معیار) — (۱) تاریخ احمدیت جلد پنجم سال ۱۹۲۳ء (۲) حضرت اقدس کے دعویٰ سے قبل کے حالات (سیرت حضرت اقدس از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ سیرت حضرت اقدس از حضرت مصلح موعود) حیاۃ طیبہ، سیرۃ المہدی اور تاریخ احمدیت سے نوٹس لے کر استاد طلبہ کو لکھائے گا۔
- عربی اسباق: (ہر سہ معیار) — بارہ اسباق (مطبوعہ)

مقام تدریس:

(۱) معیار اول و دوم کے طلباء و طالبات کے لئے مسجد مبارک (پردے کا انتظام ہوگا)
(۲) معیار سوم کے طلبا کے لئے ایوانِ محمود اور طالبات کے لئے ایوان محمود کی گیلری

قیام گاہ:

طلباء کا قیام ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں اور طالبات کا قیام زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، لجنہ بیرکس میں ہوگا۔

کلاس میں شریک ہونے والے جو طلبہ نصاب کی کتب ساتھ لا سکتے ہیں۔ وہ ضرور لیتے آویں۔ کچھ کتب نظارت ہذا کی طرف سے شائع شدہ ہیں۔ مثلاً عربی اسباق۔ اسلامی اخلاق اور علمی تقاریر کے نوٹس۔ یہ بلا معاوضہ طلبہ کو پیش کی جائیں گی۔ باقی کتب کے لئے معمولی قیمت ادا کرنا ہوگی۔

کلاس میں شریک ہونے والے طلباء و طالبات کے لئے ریلوے اسٹیشن اور لاریوں کے اڈہ پر شعبہ استقبال کے منتظمین مورخہ ۲۶ جولائی کی صبح سے کام شروع کر دیں گے۔ ضرورت کے وقت ان سے، ان ہر دو مقامات پر خود بھی رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات ربوہ کے زیر اہتمام

دفتر اور دارالمطالعہ کا قیام

مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲/۶/۸۲ کو عصر کے بعد ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناظم مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس کے دفتر اور دارالمطالعہ کا افتتاح کیا۔ آپ کے علاوہ مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی معتمد مقامی ربوہ اور مجالس مقامی کے سات ناظمین صاحبان نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ اس دفتر اور دارالمطالعہ کے قیام کے سلسلہ میں مجلس دارالبرکات کے ہر خادم نے اپنا ایک ماہ کا جیب خرچ عطیۃً دیا۔ مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب صدر محلہ نے مسجد سے ملحق ایک کمرہ بھی اس مقصد کے لیے عنایت فرمایا اس کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس دارالمطالعہ کے لیے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ کی کتب عنایت فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مکرمی مرزا محمد الدین صاحب ناظم نے افتتاح فرماتے ہوئے دارالمطالعہ کی افادیت پر روشنی ڈالی اس کے بعد مکرمی ناصر احمد صاحب صدیقی معتمد مقامی ربوہ نے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اس سکیم اور کوشش کو مؤثر الفاظ میں سراہا۔ دارالمطالعہ اور دفتر کی تیاری کے سلسلہ میں تمام کام وقار عمل کے بذریعہ سرانجام دیا گیا ہے۔ دفتر میں اس وقت معقول فرنیچر کے علاوہ خاطر خواہ تعداد میں دینی کتب موجود ہیں۔ اس تقریب میں مدعوین کی مشروب سے تواضع کی گئی اور دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔

(راجہ منیر احمد خان زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات ربوہ)

سیالکوٹ شہر میں نمازِ عید الفطر

سیالکوٹ شہر میں نماز عید الفطر جامع مسجد احمدیہ میں بوقت آٹھ بجے صبح ادا کی جائے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(ضیاء الدین سیکرٹری اصلاح وارشاد سیالکوٹ شہر)

ایک عمدہ پلاٹ قابل فروخت
دارالنصر شرقی میں ایک باموقعہ پلاٹ رقبہ ایک کنال قابلِ فروخت ہے۔
خواہشمند احباب ہم سے رابطہ قائم کریں:- مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

موتیا بند کورس
CATARACT COURSE
CATARACT CURE (۴ کیپسولز)
CATARACT TABS (۲۴۰ ٹیبلٹس)
CATARACT POWDERS (۵ پڑیاں)
CATARACT DROPS (10 ML)
چالیس روزہ کورس قیمت ۶۰/- ڈاک خرچ ۵/-
لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس
گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah